بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تا کہ تم پر رحم ہو (آل عمران۔۱۳۲)

کشف الخلاصہ

مؤلفہ

قطب الہند حضرت الحافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین صاحب

قادری چشتی نقشبندی رفاعی قبلہ قدس سرہ العزیز

شائع کردہ

انجمن خادمین شجاعیہ اے پی حیدر آباد

پتہ: مکان نمبر : 22-5-918/15/A، رتھ خانہ چار مینار

فون نمبر : 040-66171244

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَ الصَّلَاۃُوَ السَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِ الْھَادِیِ الْمَھْدِیِّیْنَ اَجْمَعِیْنِ

امابعد

رسالہ ھذا المسمّیٰ بہ کشف الخلاصہ حضرت قطب الہند غوث دکن حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قدس سرہ العزیز کی مایہ ناز مسائل فقہ حنفی میں منظوم تالیف ہے جو متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔اور لاکھوں بندگان خدا اس سے مستفید و مستفیض ہوئے ہیں اور ان شاءاللہ آگے بھی ہوتے رہیں گے۔انجمن خادمین شجاعیہ نے کچھ عرصہ قبل اسکی طباعت عمل میں لائی تھی لیکن اس رسالہ کی غیر معمولی مقبولیت کی بنا اس کی مزید ضرورت محسوس کیجارہی ہے اور اس کے پیش نظر انجمن کی جانب سے اسکی دوبارہ اشاعت عمل میں لائی جارہی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ بطفیل سید الکونین ﷺ اس سعی کو قبول فرمائے اور رسالے کے فیوض و برکات سے ہم سب کو بہرور فرمائے۔

آمین بحق سید الاولین و الآخرین و علی الہ و اصحٰبہٖ

المرقوم:۳؍محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

فقط م

سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ عفی عنہ
سجادہ نشین حضرت قطب الہند
ومتولی جامع مسجد شجاعیہ چارمینار

فہرست مضامین کشف الخلاصہ

ثناء	4	(۲۱) صفت نماز	19
(۱) بیان ذکر ایمان	5	(۲۲) مفسدات نماز	22
(۲) بیان ذکر ارکان اسلام	6	(۲۳) بیان مکروہاتِ نماز	22
(۳) بیان مسائل وضو	7	(۲۴) بیان رکعتہائے نماز پنجوقتی	23
(۴) مسائل شکنندۂ وضو	8	(۲۵) بیان نمازِ تراویح رمضان	23
(۵) مسائل غسل	9	(۲۶) سجدہ سہو	26
(۶) فرائض غسل	9	(۲۷) بیان سجدہ تلاوت	26
(۷) مسائل آب	10	(۲۸) بیان نماز قصر	27
(۸) مسائل چاہ (کنواں)	10	(۲۹) مسائل نماز جمعہ	27
(۹) مسائل پس خوردہ	11	(۳۰) نماز عیدین	28
(۱۰) مسائل تیمّم	11	(۳۱) تکبیرات ایام تشریق	29
(۱۱) مسائل حیض	12	(۳۲) نماز کسوف وخسوف	29
(۱۲) مسائل نفاس	12	(۳۳) نماز جنازہ	29
(۱۳) ذکر نجاستِ خفیفہ	13	(۳۴) مسائل زکوٰۃ	31
(۱۴) نجاست غلیظہ	13	(۳۵) صدقہ فطر	32
(۱۵) ذکر استنجا	13	(۳۶) مسائل روزہ	32
(۱۶) بیان نامہائے نماز	14	(۳۷) مسائل حج	34
(۱۷) اوقاتِ نماز	14	(۳۸) مسائل قربانی	35
(۱۸) فرائض نماز	16	خاتمہ کتاب	36
(۱۹) واجبات نماز	17	مختصر سوانح قطب الہند حضرت سیدنا حافظ	37
(۲۰) سنت ہائے نماز	18	میر شجاع الدین حسین صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب ثنا[1] ہے حضرت رحماں[2] کو — جان و عقل و دیں دیا انسان کو
فضل سے اپنے ہمیں قرآں دیا — اس میں امر[3] و نہی[4] سب روشن کیا
عقل دے کر فقہ[5] سمجھایا ہمیں — راہ وہ نیکی کی بتلایا ہمیں
سب کے اوپر اس کی اطاعت[6] فرض ہے — اور عبادت اس کی سب پر فرض ہے
شکرِ حق ہم پر نبیؐ بھیجا خدا — نام پاک اُن کا محمد ﷺ مصطفٰے
سب بنی آدم کے وہ سردار ہیں — بلکہ سب عالم کے وہ سالار ہیں
جن و انساں کے وہی ہیں رہنما — سرمہ ہے آنکھوں کا ان کی خاکِ پا
ہوجیو ان پر درودِ بے حساب — آل واہلِ بیت[7] اور سارے صحاب
خاص ان میں جو خلیفہ چار ہیں — سب صحابہ بیچ وہ سردار ہیں
حضرت بوبکرؓ بعد ان کے عمرؓ — بعد عثمانؓ و علیؓ ہیں راہبر[8]
سب سے راضی ہووے حق جَلَّ وعلا[9] — آبِ رحمت اُن پہ برساوے سدا
جو کہ طالب ہے خدا کی راہ کا — ہیں امام اعظمؒ اس کے پیشوا[10]
وہ خدا کی راہ کے روشن چراغ — دین پیغمبر ہے ان سے باغ باغ
رحمت اپنی ان پہ حق نازل کرے — قبر ان کی نور و خوشبو سے بھرے
یہ مسائل سیکھنا بے شبہ و شک — فرض ہے سب مومنوں[11] پر یک بیک
ان کو میں نے جمع بیتوں میں کیا — اور ہر اک کو جائے پر اس کے لکھا
اس رسالہ کا خلاصہ نام ہے — اس میں سب احکامِ[12] دیں اسلام ہے
سب مسلمانوں کو دے توفیق رب — تاکریں ان مسئلوں کو یاد سب

۱ ثنا یعنی تعریف، ۲ رحمٰن یعنی رحم کرنے والا، ۳ امر یعنی حکم، ۴ نہی یعنی روکنا ۵ فقہ علم مسائل کا نام ہے۔ ۶ طاعت یعنی بندگی
۷ گھر کے لوگ اور مجازاً سادات کو کہتے ہیں۔ ۸ راہبر یعنی راہ دکھانے والا۔ ۹ جل وعلا یعنی بزرگ و برتر
۱۰ پیشوا یعنی آگے چلنے والا، ۱۱ مومنوں یعنی ایمان والوں ۔ ۱۲ یعنی حکم

(۱) بیان ذکر ایمان

قولِ پیغمبر[۱] سے ایماں مستفاد[۲] ہے وہ چھ چیزوں کا دل میں اعتقاد[۳]
اعتقاد اوّل خدا کی ذات کا یہ کہ وہ خالق ہے مخلوقات کا
زندہ اور قادر[۴] ہے اور دانا ہے وہ دیکھتا ہے سب کو اور سنتا ہے وہ
ہے ارادہ اور کلام اس کا قدیم[۵] جو وہ چاہے سو کرے قادر حکیم
نا شریک اس کو نہ کوئی مانند ہے نا اُسے ماں باپ زن فرزند ہے
نے عرض[۶] ذات اس کی اور جوہر نہیں ذرّہ اس کے حکم سے باہر نہیں
وہ زماں سے اور مکاں سے پاک ہے بلکہ ہر وہم و گماں سے پاک ہے
دوسرا کرنا فرشتوں کا یقیں گرچہ وہ ہم کو نظر آتے نہیں
مرد اور عورت پنے سے پاک ہیں بے گنہ طاعت میں سب چالاک ہیں
ہے کتابوں کا یقیں پھر تیسرا جو نبیوں پر خدا نازل[۷] کیا
وہ خدا کا پاک برحق ہے کلام اس میں ہے سب راہ بتلانے کا کام
ہے چہارم اعتقادِ انبیاء امتوں کے رہنما اور پیشوا
پانچواں ہے اعتقادِ آخرت دیکھے وہاں اپنے عمل ماحضرت[۸]
ہے چھٹا کرنا یقیں تقدیر کا حق سے ہے سب خیر[۹] و شر اچھا بُرا
مرکے اُٹھنا ساتواں جو کوئی کہے اُس کو بولو آخرت میں دیکھ لے

اول کلمہ طیب : لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

۱ پیغمبر یعنی پیغام لیجانے والا، ۲ مستفاد یعنی فائدہ چاہنا، ۳ اعتقاد یعنی یقین کرنا ۴ قادر یعنی قدرت رکھنے والا، ۵ قدیم یعنی ہمیشہ سے ہے، ۶ عرض یعنی جو چیز کے دوسری چیز کے سبب سے قائم ہو مثلا رنگ کپڑے پر کہ کپڑا جوہر ہے اور رنگ عرض ہے، پس خدائے تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ ۷ نازل یعنی اتارا، ۸ احضرت یعنی جو چیز کہ حاضر ہو، ۹ خیر و شر یعنی اچھا برا

(۲) ذکرارکان[1] اسلام

پانچ ہیں اسلام کے ارکان سب   اوّل اقرار زباں سے کھول لب
ذاتِ حق ہے لاشریک[2] و وحدہ   اور محمدؐ عبدہٗ و رسولہٗ
رکن دوئم ہے ادا کرنا صلوۃ   روزۂ رمضاں سیوم، چہارم زکوۃ
رکن پنجم حجِ بیت[3] اللہ ہے   گر سواری اور خرچِ راہ ہے
اب سنو احکام ان پانچوں کے سب   فرض واجب اور سنت مستحب

سوم کلمہ تمجید : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔ اور نہیں ہیں گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ جو بلند ہے عظمت والے ہیں۔

چہارم کلمہ توحید: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْرٌ
ترجمہ: نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ ردِّ کفر : اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ وَ رَجَعْتُ عَنْہُ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ اِنِّی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس سے کہ تیرے ساتھ کسی کو جان بوجھ کر شریک کروں۔ اور میں تجھ سے طالبِ مغفرت ہوں۔ اس (شرک) سے جو نادانستہ مجھ سے سرزد ہوا ہو۔ میں اس شرک سے توبہ کرتا ہوں۔ اور کفر و شرک اور جملہ گناہوں سے اور میں نے اسلام کو اختیار کیا اور ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ کوئی اللہ کے سوا عبادت کے لائق نہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ایمانِ مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

[1] ارکان جمع ہے رکن کی یعنی کھنبا، [2] لاشریک یعنی نہیں کوئی شریک، [3] بیت اللہ یعنی کعبہ شریف

(۳) بیان مسائل وضو

ہیں وضو میں چار فرض اے نیک نام — منہ کو عرض[۱] و طول میں دھونا تمام
دوسرا کہنی سے اوپر ہاتھ کو — پاؤ سر کا مسح سمجھو بات کو
پاؤں کو ٹخنوں سے اوپر دھوئیے — فرض سے حق کے ادا تب ہوئیے
سنتیں تیرہ ہیں سب اندر وضو — پہلے دھونا پہنچوں تک دو ہاتھ کو
منہ میں پانی لیجئے اور ناک میں — اور بہت تاکید ہے مسواک میں
کہنا بسم اللہ نام ذوالجلال — نیت اور ترتیب ڈاڑھی کا خلال
مسح سارے سر کا اور دو کان کا — چاہئے ہو ایک پانی سے ادا
انگلیوں کو بھی خلال اپنے کرے — وقت دھونے ہاتھ کے اور پاؤں کے
تین بار اعضا[۲] جو دھوے کے سو دھوئیے — اور پیا پے یعنی کچھ وقفہ[۳] نہ ہوئے
مستحب ہے مسح گردن کا تجھے — عضو سیدھا دھونا اوّل بائیں سے

ایمانِ مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلآ ئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ حَق ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر یہ نیت وضو کرنے کی ہے: ''نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ اِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی'' اور دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونے کے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ. اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ منہ میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ بِذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ اور جب مسواک کرے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تَسْوِیْکِی ھٰذِہٖ تَمْحِیْصًا لِذُنُوْبِی وَ مَرْضَاۃً لَّکَ یَا سَیِّدِی یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ناک میں پانی ڈالنے کے وقت یہ

[۱] طول وعرض یعنی منہ کو کان کی لو تک اور پیشانی کے بال سے تھوڑی کے نیچے تک دھونا، [۲] اعضاء یعنی بدن کے حصے، [۳] وقفہ یعنی دیر اور ٹھہرنا

(۴) بیان مسائل شکنندہ[1] وضو

آگے یا پیچھے سے جو کچھ کم زیاد — نکلے تب ہووے وضو اندر فساد
یا کرے منہ بھر کے قئے تھم نا سکے — یا بدن سے پیپ یا لہو بہے
یا لگا کر پیٹھ کو تکیہ سے سوئے — یا کسی آزار سے بے ہوش ہوئے
یا پیئے کچھ نشہ ہو مست خمار — یا نماز اندر ہنسے قہقہہ پکار
یا برہنہ[2] ہوکے کوئی عورت کے ساتھ — ساتھ شہوت کے لگاوے اس کو ہاتھ
فاحشہ مباشرت ہے اس کا نام — ہیں یہ دس ناقض[3] وضو توڑیں تمام

دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِی مِنْ رَّائِحَةِ الْجَنَّةِ وَارْزُقْنِی نِعْمَتَهَا وَ کَرَامَتَهَا اور جب منہ دھوے تب یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیَ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْهُ اَوْلِیَآئِکَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِی یَوْمَ تَسْوَدُّ وُ جُوْهُ اَعْدَائِکَ اور جب سیدھا ہاتھ دھووے تب یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی کِتَابِی بِیَمِیْنِی وَ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا جب بایاں ہاتھ دھووے یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِی کِتَابِی بِشِمَالِی وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ یَوْمَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا جب سر کا مسح کرے تب یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَ نَجِّنِی مِنْ عَذَابِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ بَرَکَاتِکَ اور جب کانوں کا مسح کرے یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اور جب گردن کا مسح کرے تب یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ وَ احْفَظْنِی مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَالْاَنْکَالِ جب سیدھا پاؤں دھووے تب یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ وَ قَدَمَ وَالِدَیَّ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ جب بایاں پاؤں دھووے تب یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّ دُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَاعَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ جب وضو سے فارغ ہووے تب یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَ نَبِیُّکَ وَحَبِیْبُکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ

[1] شکنندہ یعنی توڑنے والے وضو کے، [2] برہنہ یعنی ننگا، [3] ناقض یعنی توڑنے والی،

(۵) بیان مسائل غسل

چار چیزیں غسل کا ہے گا سبب — اس کا سننا کان دھر کر باادب
وقت شہوت کے منی ہوئے جدا — پیٹھ سے اور نکلے پھر باہر ذرا
یا اُٹھے کوئی خواب[1] سے کپڑا بھرا — وہ منی ہو یا مذی[2] غسل آچکا
سر ذَکر کا آگے اور پیچھے اگر — ہووے غائب غسل ہے ہر ایک پر
لیکن آگے اپنی عورت سے حلال — اور پیچھے ہے پڑا لعنت کا جال
یا کوئی عورت نفاس و حیض سے — پاک ہووے غسل واجب ہے اُسے

(٦) بیان فرائض غسل

غسل میں ہیں تین فرض اے نیک خو — غرغرہ کر اور ناک اندر سے دھو
اور کرنا سب بدن باہر سے تر — غسل کے یہ فرض ہیں سن کان دھر
پانچ سنت غسل کی بے شبہ و شک — پہلے دھونا ہاتھ دو پہنچوں تلک
کرکے استنجا نجاست[3] جسم کو — گر لگی ہو دھونا اور کرنا وضو
ڈالنا پانی بدن پر تین بار — پانچ سنت ہو چکے یہ آشکار
غسل سنت چار ہیں سُن اے سعید[4] — جمعہ و احرام و عرفہ اور دو عید

یہ نیت احتلامِ غسل کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الْاِحْتِلَامِ مِنْ رَغْبَةِ الشَّیْطَانِ اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ طَہَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ لِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَ رَفْعِ الْحَدَثِ اور یہ نیت غسل جنابت کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ طَہَارَةً لِّلْبَدَنِ وَلِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَ رَفْعِ الْحَدَثِ اور اگر نیت جمعہ کی ہووے تو مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ کہوے اور اگر حیض کا ہووے تو مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ کہوے اور نفاس کے غسل میں مِنْ غُسْلِ النِّفَاسِ اور اگر عیدین کا ہو تو مِنْ غُسْلِ الْعِیْدِ بولے۔

[1] خواب یعنی نیند، [2] مذی اسے کہتے ہیں جو کہ عورت کے خیال کرنے یا کہ چھونے سے باہر آئے۔
[3] نجاست یعنی ناپاکی، [4] سعید یعنی نیک

(۷) بیان مسائل آب[1]

بارش اور چشمے کا پانی ہو اگر ‏ اس میں کچھ شے پاک مل جاوے اگر
ہے روا غسل اور وضو اس سے تجھے ‏ جب تلک پانی پنا باقی رہے
آب دہ دردہ[2] کروں خدمت میں عرض ‏ یعنی دس گز طول اور دس گز ہو عرض
گر کوئی وہ ہاتھ سے پانی اٹھائے ‏ جو زمیں سے اس کے نیچے کھل نہ جائے
پاک ہے وہ گر پلید اس میں گرے ‏ جب تلک رنگ اور مزہ یا بو پھرے
اور اگر تھوڑا ہے دہ دردہ سے وہ ‏ یک نجس قطرے سے بھی ناپاک ہو
ہے گز شرعی جو بہتر اور بڑا ‏ سات مٹھی اک انگوٹھا ہو کھڑا
اور چھ مٹھی بن انگوٹھے کم سے کم ‏ اس سے کم جائز نہیں اے ذوالکرم
آب جاری گھاس یا پتّا بہائے ‏ پاک ہے کچھ اس میں دھووے اور نہائے

(۸) بیان مسائل چاہ[3]

جو گرا چوہا کنویں میں مر گیا ‏ بیس ڈول آب کھینچنا لازم ہوا
اور اگر مرغی برابر کچھ مرے ‏ کھینچئے دو بیس نے چھوٹے بڑے
مینگنی بکری کی ہو یا اونٹ کی ‏ گر کنویں میں گر کے ٹکڑے ہوگئی
یا گرے پیخال[4] مرغ اور قاز[5] کا ‏ یا گرے پیخال چیل اور باز کا
یا اگر انساں برابر کچھ مرے ‏ یا کوئی حیوان پھولے یا سڑے
یا اگر اعضا جدا ہوویں تمام ‏ سارا پانی کھینچ ڈالے لا کلام[6]
اور جو سارا کھینچنا نا ہوسکے ‏ تو پیا پے ڈول دو سو کھینچ لے
وقت گرنے کا نہ ہو معلوم اگر ‏ اور کوئی حیوان نکلے پھول کر

---

[1] آب یعنی پانی [2] دہ دردہ یعنی دس گز لمبا دس گز چوڑا

[3] چاہ یعنی کنواں، [4] پیخال یعنی گوبر، [5] قاز ایک قسم کا بط ہے اور لفظ ترکی ہے، [6] لاکلام یعنی نہیں ہے کلام بیشک

تین دن سے بوجھنا پانی نجس　　اور جو پھولا نیں تو اک دن رات بس
جن نمازں کا وضو اس سے کیا　　پھیرے سب اور دھووے جو کپڑا بھرا
بال پٹھے ہڈیاں مردار کی!　　پاک ہیں بے شبہ اور ناخن سبھی
اور دباغت[1] ہوئے جس چمڑے کے تیں　　پاک ہے خنزیر اور انساں کا نیں

(۹) بیان مسائل پس خوردہ[2]

گوشت جس حیوان کا کھانا روا　　اس کا جھوٹا پاک اور انسان کا
اور گھوڑے کا بھی جھوٹا پاک جان　　اور گدھے خچر کا ہے مشکوک[3] مان
گر سوا مشکوک پانی نہ ملے　　تب تیمّم اور وضو دونوں کرے
اوّل و آخر میں نیں کچھ گفتگو　　یا کرے اوّل تیمّم یا وضو
جو پرندہ پکڑے پنجے سے شکار　　یا کہ ہوویں مرغیاں مردار خوار
یا چھچھوندر بلّی اور چوہا پیئے　　ان کا ہے مکروہ جھوٹا جانئے
باگ اور چیتے کا جھوٹا ہے اگر　　ہے نجس غسل اور وضو اس سے نہ کر
اور کتّے کا بھی جھوٹا ہے نجس　　سب درندوں کا یہی ہے حکم بس

(۱۰) بیان مسائل تیمّم

سات موجب[4] ہیں تیمّم کے ضرور　　پہلے ہونا کوس[5] بھر پانی کا دور
یا رہے پیاسا وضو کرلے اگر　　یا کہ دشمن اور درندے کا ہے ڈر
یا لگے پانی تو اکڑیں پاؤں ہاتھ　　یا کنواں ہے ڈول رسی نیں ہے ساتھ
یا لگے پانی مرض ہووے دراز　　یا نہ پاوے عید و میت کی نماز
تین ہیں فرض تیمّم یاد کر　　نیت اور دو ضرب[6] خاک پاک پر

[1] دباغت یعنی چمڑے کو صاف کرنا [2] پس خوردہ یعنی جھوٹا، [3] مشکوک یعنی شک کیا گیا۔ یعنی وہ پانی جس کے پاک اور ناپاک ہونے میں شک کیا گیا ہے [4] موجب یعنی سبب [5] کوس یعنی تین ہزار گز کی دوری [6] ضرب یعنی لگنا

ضرب اوّل منہ پہ مل اے نیک ذات ضرب دوئم کہنیوں تک دونوں ہاتھ
جو وضو[1] توڑے تیمّم اس سے جائے یا کہ قدرت ہووے اور پانی کو پائے

(۱۱) بیان مسائل حیض[2]

حیض کا بھی حکم سننا ہے ضرور نو برس کی عمر ہے وقت ظہور
تین دن اور رات سے کمتر نہیں اور دس دن رات سے اکثر نہیں
بے وضو کرنا نماز آیا حرام اور لگانا ہاتھ قرآں کو حرام
غسل کی حاجت سے مت کر پانچ شے وہ نماز اور طوف[3] بیت اللہ ہے
اور کسی مسجد کے اندر بھی نہ جائے ناپڑھے قرآں نہ ہاتھ اس کو لگائے
اور جو قرآن سے جُدا ہووے غلاف ہے پکڑنا اس غلاف اوپر معاف
سات چیزیں ہیں حرام اب حیض سے سن اسے محروم مت ہو فیض سے
روزہ اور مسجد میں جانا اور صلوٰۃ اور کرنا صحبت اس عورت کے ساتھ
اور لگانا ہاتھ یا پڑھنا کلام اور طواف خانۂ بیت الحرام

(۱۲) بیان مسائل نفاس

بعد جننے کے لہو ظاہر ہو جب اس کو کہتے ہیں نفاس اہل عرب
اس کی حد کمتر مقرر نیں کہیں لیک دن چالیس سے اوپر نہیں
حیض میں جس کا بیاں گزرا تمام ہیں نفاس اندر وہ چیزیں سب حرام
جب نفاس اور حیض عورت کا گیا گئی نماز اور آئی روزوں کی قضا

[1] وضو یعنی ہاتھ منہ کی پاکی [2] جوان بالغہ عورت کو موافق معمول کے مہینہ جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں، [3] یعنی اردگرد پھرنا

(۱۳) ذکر نجاستِ خفیفہ[۱]

بول[۲] گھوڑے کا اور اس حیوان کا   جس کا کھانا شرع میں ہے گا روا
اور پرندے جو حرام ان سب کا گو   ہے خفیفہ اس میں نیں کچھ گفتگو
اس نجاست[۳] کا سنو اب حکم کیا   پاؤ سے کم اس میں گر کپڑا بھرا
گر نماز اس سے کرے ہووے قبول   پاؤ کی حد ایک بالشت[۴] عرض و طول

(۱۴) ذکر نجاست غلیظہ[۵]

جو نجاست ہے غلیظہ اس کو سُن   علم کے گُل عقل کے ہاتھوں سے چن
آدمی اور چار پائے جو حرام   اُن کا پیشاب اور گو ہے گا تمام
چار پائے جو حلال ان کا بھی گو   مرغیوں کی بھی سمجھ پیخال کو
اور یہ ہی حکم رکھتی ہے شراب   خون جاری پیپ بھی سُن تو شتاب
ایک درہم سے جو لگ جاوے سوا   اس کو دھووے نیں نماز اس سے روا
جب کہ گاڑھی ہو نہ پھیلے آس پاس   وزن کو درہم کے تب کرنا قیاس
داغ کو پتلی کے کب دھونا ہے فرض   جب ہتھیلی کا گڑھا ہو طول و عرض

(۱۵) ذکر استنجا

سنت استنجا ہے ڈھیلوں سے تجھے   بعد پیخانے اور پیشاب کے
گر بدن پر پھیلے درہم سے زیاد   اس کو دھونا فرض ہے رکھ اس کو یاد

---

۱ خفیفہ یعنی ہلکی، ۲ بول یعنی پیشاب، ۳ نجاست یعنی ناپاکی،
۴ بالشت چھوٹی انگلی سے انگھوٹھے تک کی ناپ ہے۔ جسے ہندی میں بِتّا کہتے ہیں، ۵ غلیظہ یعنی گاڑھی۔

(۱۶) بیان نامہائے نماز

ہیں نمازیں پانچ فرض اسم[۱] ان کا کیا ۔۔۔ صبح و ظہر و عصر و مغرب اور عشا
مرد کو ہر فرض کے اوّل اذاں ۔۔۔ اور اقامت[۲] بھی ہے سنت سن بیان

(۱۷) بیان اوقات نماز

دوپہر پیچھے ڈھلے جب آفتاب ۔۔۔ وقت اوّل ظہر کا ہووے شتاب[۳]
سایہ ہر شئے کا جو اصلی کے سوائے ۔۔۔ دو برابر ہووے وقت عصر آئے
سایۂ اصلی کو سب نے یوں کہے ۔۔۔ دو پہر کے وقت جو باقی رہے
جب زمیں میں جاکے سورج چھپ گیا ۔۔۔ وقت مغرب[۴] کا وہیں داخل ہوا
پھر شفق جو روشنی ہے گی سفید ۔۔۔ چھُپ گئی وقت عشاء کی ہوئی امید
جب گئی شب صبح صادق ہوئی طلوع ۔۔۔ فجر کا وقت نماز آیا شروع

اذان یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ...... اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ...... حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ...... حَیَّ عَلَی الْفَلَاح
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ...... لَآ اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور اقامت میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے یہ الفاظ پڑھے قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے یہ الفاظ بولے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ......

[۱] اسم یعنی نام [۲] اقامت یعنی اِقامت کہنا [۳] شتاب یعنی جلدی، [۴] وقت مغرب یعنی شام کی نماز کا وقت

اَلصَّلٰوۃُ خَیرُ مِّنَ النَّوْمِ اور جب موذن پہلی دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو سننے والا یہ الفاظ کہے لَبَّیْکَ دَعْوَۃَ الْحَقِّ دَاعِیًا مَّرْحَبًا بِالصَّلٰوۃ اور جب دوسری بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر سنے تو یہ پڑھے کَبَّرْتَ کَبِیْرًا وَّ عَظَّمْتَ عَظِیْمًا فَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیلًا اور جب پہلی مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سنے تو یہ پڑھے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّا حِدًاوَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا اور جب دوسری دفعہ سنے تو کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور جب پہلی دفعہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنے تب دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور جب دوسری دفعہ سنے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور کہے قُرَّۃَ عَیْنَیَّ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اور یہ دعا بھی پڑھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر اور جب پہلی دفعہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ سنے تو کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب دوسری بار سنے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ اور جب پہلی دفعہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنے تو یہ الفاظ پڑھے مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأ لَمْ یَکُنْ اور جب دوسری بار سنے تو یہ الفاظ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ اور جب اللہ اکبر سنے یہ الفاظ پڑھے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ جب اذان تمام ہووے تب مؤذن اور سننے والے یہ دعا پڑھیں (دعائے بعد اذان)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ
مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ
لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(۱۸) بیان فرائض نماز

اے ولی تیرہ جو ہیں فرض صلوٰۃ — اس میں چھ باہر کے اور اندر کے سات
فرض جو باہر کے ہیں شرط ان کا نام — وہ وضو یا غُسل ہے اوّل یہ تمام
دوسرا پاکی نجاست سے اگر — تن پہ یا کپڑے پہ ہو یا جائے پر
تیسرا پہچاننا وقت نماز — چوتھا منہ قبلہ کو کرنا بانیاز
پانچواں ہے ڈھانپنا عورت[۱] کے تئیں — اور چھٹا دل سے کرے نیت کے تئیں
ستر[۲] مردوں کا ہے نیچے ناف سے — نیچے تک گھٹنوں کے سن دل صاف سے
ستر سر سے پاؤں تک ڈھانپے نساء[۳] — چار پنجے اور منہ رہوے کُھلا
ستر باندی کا ہے جیسا مرد کا — لیک پیٹھ اور پیٹ نا رہوے کھلا
اور جو باقی ہیں فرض اندر کے سات — ان کے تئیں کہتے ہیں ارکان صلوٰۃ
پہلے ہے تکبیر تحریمہ شروع — پھر قیام اور پھر ہے قرأت پھر رکوع
تین رکعت فرض ہو یا چار سب — دو میں پڑھنا فرض باقی مستحب
لیک ہر رکعت میں وتر[۴] و نفل کے — فرض ہے پڑھنا بھی قرأت کا تجھے
سجدہ ہر رکعت میں دو اے نامور — قعدۂ آخر[۵] تشہد کے قدر
قصد سے کچھ کام کرنا اور کلام — تا کہ اس سے باہر آئے والسلام

یہ صبح کے فرض کی نیت ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالٰی
فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[۱] یعنی شرم گاہ، [۲] یعنی چھپانا، [۳] یعنی عورتیں، [۴] وتر یعنی طاق اور تین رکعت ہوتی ہیں
[۵] تشہد کے قدر یعنی اشھد ان لا الہ اللہ پورا پڑھنے تک ۔

(۱۹) بیان واجبات نماز

ہیں نمازوں پنچ بارہ واجبات
فاتحہ اور ضم سورہ اسکے ساتھ

فرض کے اوّل کی جو رکعت ہیں دو
ہے قرأتِ[1] واجب ان دو میں پڑھو

رُکن سب ترتیب سے کرنا ادا
اور با آرام کرنا رُکن کا

ہیں دو قعدوں[2] میں تحیاتِ تمام
باہر آنا بول کر لفظِ سلام

پہلا قعدہ ہے نماز فرض میں
واجب اور نفلوں میں فرض اس کو کہیں

مغرب اور فجر و عشاء پڑھنا پکار
ظہر و عصر آہستہ پڑھ اے کامگار[3]

وتر میں پڑھنا قنوت اے نیک رہ
ہاتھ اُٹھا کانوں تلک تکبیر کہہ

ہیں چھ تکبیرات ہر اک عید کی
ہوچکے یہ بارہ واجب اے ذکی[4]

اور یہ ظہر کے فرض کی نیت ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الظُّہْرِ
فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالیٰ فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور یہ نیت فرض عصر کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالیٰ
فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور یہ نیت مغرب کے فرض نماز کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ ثَلاثَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالیٰ
فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور یہ نیت عشاء کے فرض نماز کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالیٰ
فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[1] قرأت یعنی قرآن میں سے کچھ قرآن کا پڑھنا، [2] دو قعدوں یعنی چار رکعت والی نماز میں دو مرتبہ نماز میں بیٹھ کر التحیات پڑھنا
[3] کامگار یعنی صاحب مقصد، [4] ذکی یعنی ذہین

(۲۰) بیان سنتہائے نماز

سنتیں سترہ ہیں سب اندر صلوٰۃ — پہلے کانوں تک اُٹھانا دونوں ہاتھ
رکھنا سیدھا ہاتھ بائیں کے اوپر — زیر ناف اور عورتیں سینے اوپر
پھر پڑھیں سُبحانکَ اللّٰھُمَّ سب — پہلی رکعت میں اعوذ باادب
بسم اللہ الحمد کے اوّل پڑھے — اور آخر اس کے پھر آمیں کہے
ہیں جو تکبیرات تحریمہ سوائے — سب وہ سنت ہیں کچھ اس میں شک نہ لائے
پر رکوع آخر کی رکعت عید کا — اس کی ہے تکبیر واجب کر ادا
تین تسبیحات[1] ہیں اندر رکوع — تین پھر سجدے کے اندر با خشوع[2]
ہو کھڑا سیدھا رکوع سے جب اٹھے — بیٹھے دو سجدوں کے بیچ آرام سے
جب ''سمع اللہ'' کہے اوّل امام — مقتدی تب ''ربنا'' بولیں تمام
مرد بائیں پاؤں پر قعدہ[3] کریں — چوتھڑوں پر بیٹھیں ساری عورتیں
فرض کے آخر کی جو رکعت ہیں دو — اس میں صرف ''الحمد'' سنت ہے سنو
اور درود آخر کے قعدے میں پڑھے — پھر دعا مانگے کہ حق بخشش کرے
سیدھے اور بائیں طرف بولیں سلام — ہوچکیں سنت یہ سترہ اختتام[4]

یہ صبح کی سنت کی نیت ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی سُنَّۃَ الْفَجْرِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[1] یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار پڑھنا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار پڑھنا۔
[2] خشوع یعنی عاجزی، [3] قاعدہ یعنی بیٹھنا، [4] اختتام یعنی ختم

(۲۱) بیان صفت نماز

جبکہ جانا فرض و سنت واجبات کر عمل اس پر کہ ہے وصف[۱] صلوۃ
سن اذاں جلدی اٹھے ہو بیقرار جیسا کوئی حاکم کا آیا چوب دار
کرکے استنجا وضو اچھا تمام آ کھڑا ہووے ادب سے جوں غلام
دو جہاں سے کر کے اپنے دل کو پاک حق کو حاضر جان کر ہو خوفناک[۲]

اور یہ نیت ظہر کی سنت کی ہیں

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یہ نیت عصر کی سنت کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یہ نیت مغرب کی سنت کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِب سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور یہ نیت عشاء کی سنت کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

وتر کی اس طرح نیت کرے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ ثَلاثَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ وِتْرِ ھٰذا اللَّیْلِ بَعْدَ الْعِشَآءِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[۱] وصف صلوۃ یعنی نماز کا بیان اور طریقہ [۲] ڈر کا بھرا ہوا۔

بوجھ کر توفیق کو اللہ سے — دل سے نیت کر زباں سے یوں کہے
فرض پڑھتا ہوں نماز اس وقت کی — سامنے قبلہ کے للہ الغنی
گر امامت کا کہیں پڑجائے کام — بولے: میں ان سب کا ہوتا ہوں امام
مقتدی ہووے تو بولے ہاتھ اُٹھا — یہ امام اس کی کیا میں اقتداء
سامنے قبلہ کے ہاتھوں کو اُٹھائے — کان کی لَو تک انگوٹھوں کو ملائے
ہاتھ اُٹھاتے وقت الف اللہ کے — زیرِ ناف اکبر کی رے کہہ کر رکھے
ناؤ کے چمچے کے مانند ہاتھ اُٹھا — بایاں پہنچا سیدھے پنجے سے چھپائے
بیچ کی تین انگلیاں اوپر رہیں — خنصر[۱] اور ابہام[۲] مل حلقہ کریں
چار اُنگل دور رہویں دونوں پائے — جائے سجدہ سے نظر آگے نہ جائے
ہاتھ کاندھوں تک اُٹھاویں عورتیں — بائیں پر سیدھے کو سینے پر رکھیں
پڑھ ثنا کو اور اعوذ و بسملہ[۳] — حرف ادا کرکے پڑھے سب فاتحہ[۴]
آخر آمیں کہہ کے سورہ ضم کرے — یا کوئی تین آیتیں قرآن سے
ایک آیت بھی کفایت[۵] ہے اگر — ہووے لمبی آیت الکرسی قدر
معنی گر سمجھے تو اس میں دل لگائے — نیں تو سوچے لفظ تا غلطی نہ آئے
جب پڑھا یہ سب کرے اللہ شروع — ہے تمام اکبر کی رے اندر رکوع
پکڑے دو پنجوں سے دو گھٹنوں کو سخت — ہو برابر پیٹھ جیسا صاف تخت
ہاتھ سیدھے مثل چلہ سر بسر — پیٹھ پر دو پاؤں کے رہوے نظر
تین تسبیحیں کہے یا پانچ یا سات — پھر اُٹھاوے سر ''سمع اللہ'' کے ساتھ
ہو کھڑا سیدھا کہے پھر ''ربنا'' — جو اکیلا ہو تو دونوں بولنا
مقتدی تو ''ربنا'' پر بس کرے — چاہے تو ''حمداً کثیرًا'' بھی کہے
ہے اماموں کو بھی اے اہل ادب — ''ربنا'' آہستہ کہنا مستحب
پھر الف اللہ کے ساتھ جھکے — پہنچے جب سجدے میں اکبر کہہ چکے

۱خنصر یعنی کرن انگلی چھوٹی انگلی، ۲ ابہام یعنی نر انگشت یعنی انگوٹھا ۳ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۴ فاتحہ یعنی الحمد، ۵ کفایت یعنی کافی

سات اعضاء پر کرے سجدہ یقیں — حکم یوں فرمائے ختم المرسلیںؐ [1]
دونوں گھٹنے انگلیاں دو پاؤں کی — ہاتھ کے دو پنجے ماتھا ناک بھی
ران سے پنڈلی زمیں پنڈلی سے دور — پیٹ زانو سے بغل پسلی سے دور
اور زمیں سے دور رہویں کہنیاں — ہے یہی مردوں کے سجدے کا نشاں
جب نمازی عورتیں سجدے میں جائیں — ان تمام اعضا کو آپس میں لگائیں
پاؤں دو باہر کریں سیدھی طرف — انگلیاں سب رہویں قبلہ کی طرف
انگلیاں ہاتھوں کی آپس میں لگائے — ناک پر یا گال پر نظریں جمائے
تین تسبیحیں کہیں یا کچھ زیاد — پھر اُٹھاوے سر کو کر اللہ کو یاد
بیٹھے تک ہووے تمام اکبر کی رے — ایک تسبیح کے قدر جلسہ[2] کرے
اس طرح سجدہ کرے پھر دوسرا — ایک رکعت کا بیاں یہ ہو چکا
دوسری رکعت بھی پڑھنا اس قدر — یاد رکھ اس بات کو اے نامور
بیٹھے جب قعدے میں ہو کر با ادب — جانے مجھ کو دیکھتا ہے میرا رب
سر جھکے اور گود میں رہوے نظر — ہاتھ کے دو پنجے دونوں ران پر
انگلیوں کے رہویں زانو پر سرے — نا ملے اور نا بہت کھلے رہے
سیدھی چھت[3] اُنگلی اور اُس کے پاس کی — بند ہو رہویں ہتھیلی میں ہلی
بیچ کی انگلی انگوٹھے سے لگائے — لا[4] کے ساتھ انگلی شہادت کی اٹھائے
لا الہ تک رہے انگلی بلند — ہو انگوٹھے پر وہ الا اللہ سے بند
اور اگر حلقہ کی یہ صورت نہ آئے — ہاتھ کھلا رکھ کے انگلی کو اٹھائے
اور پڑھے آخر کے قعدے میں درود — پھر دعا جو ہے حدیثوں میں ورود
جب نماز اس طرح سے ہووے تمام — منہ پھرا دونوں طرف بولے سلام
گر اکیلا ہو فرشتے دل میں لائے — اور کراماً کاتبین کو بھی ملائے
مقتدیوں کی کرے نیت امام — مقتدی بولے امام اوپر سلام
بلکہ یاروں کو بھی نیت ہے خوب — تا محبت سے رہیں روشن قلوب[5]
یا الٰہی سب کو یہ توفیق دے — مومنوں کو بخش اپنے فضل سے

[1] ختم المرسلین یعنی نبیوں کے خاتم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم [2] جلسہ یعنی بیٹھک [3] یعنی چھوٹی انگلی،
[4] یعنی اشھد لا الہ پڑھنے کے بعد کلمہ کی انگلی اٹھائے۔ [5] قلوب جمع ہے قلب کی یعنی دل

(۲۲) بیان مفسدات[1] نماز

ٹوٹتی ہے تیرہ چیزوں سے نماز   بولنا کچھ بات کوتہ یا دراز
یا کسی پر قصد سے کرنا سلام   یا علیک اس کو جو کوئی بولا سلام
یا پکارے روئے دنیا کیلئے   اُف کرے یا آہ کھاوے یا پیئے
بات کا دیوے جواب آوے فساد[2]   یا خدا سے مانگے دنیا کی مراد
گر کھنکارے عذر بن ہووے ضرر   یا پڑھے قرآن صفحہ دیکھ کر
ہے امام اپنے کو بتلانا جواز   گر بتادے غیر کو ٹوٹے نماز
تین حرکت کو کہیں فعل کثیر[3]   اس سے جاتی ہے نماز اے بے نظیر[4]

(۲۳) بیان مکروہات نماز

چودہ مکروہات[5] ہیں اندر نماز   یاد کرنا ان کو با صدق[6] و نیاز
سیدھی اور بائیں طرف کرنا نظر   یا کرے پگڑی کے سجدہ پیچ پر
اپنی پیشانی سے یا پونچھے غبار   یا پڑھے سر کھول کر پگڑی اُتار
سر پہ یا کاندھے پہ کپڑا ڈال کے   دو سرے لٹکا کے اس کو چھوڑ دے
بیٹھے چوتڑ پر قدم باہر نکال   یا کہ پھوڑے انگلیاں طفلاں مثال
یا کمر پر ہاتھ دھر ہووے کھڑا   یا جُدا صف سے کھڑا ہووے چھڑا[7]
یا اُٹھا آنکھوں کو دیکھے آسماں   یا کہ سجدے میں لگادے کہنیاں
یا کسی شئے سے عبث[8] بازی کرے   جائے سجدہ سے ہٹا دے کنکرے
یا کسی جاں دار کی تصویر کو   چھت پہ پہلو پر رکھے یا روبرو

۱مفسدات یعنی توڑنے والی، ۲فساد یعنی خراب، ۳کثیر یعنی بہت، ۴بے نظیر یعنی بے مثل،
۵مکروہات یعنی کراہت کی گئی، ۶صدق یعنی سچائی، ۷چھڑا یعنی اکیلا ۸عبث یعنی بے فائدہ

(۲۴) بیان رکعتہائے نماز پنجوقتی

سترہ رکعت فرض ہیں سُن رات دن فجر کو دو تین ہیں مغرب کو گن
ظہر اور عصر و عشاء کے چار چار پانچ اور بارہ یہ کر سترہ شمار
بارہ رکعت ہیں مؤکدؔ[۱] سنتیں اس میں قبل[۲] از فجر ہیں دو رکعتیں
ظہر سے چار آگے بعد دو بعد مغرب اور عشاء کے بعد دو
لیک بعد از جمعہ کے رکعت ہیں چار سب ملا کر ہیں یہ چودہ آشکار
مستحب بارہ ہیں قبل از عصر چار چار ہیں قبل از عشاء اور بعد چار

(۲۵) بیان نماز تروایح رمضان

سنت رمضاں تراویح کی نماز اس کی رکعت بیس ہیں اے دِلنواز
چار رکعت کا جو ترویحہ ہے نام پانچ ترویحہ پڑھے ہر شب تمام
پڑھ کے ترویحہ کو ترویحہ قدر بیٹھے تا آرام پاوے ہر بشر
ہے جماعت سنت اور ختم کلام ہر دوگانہ پڑھ ادا کرنا سلام
بھی نماز وتر واجب ہے مدام تین رکعت قعدہ آخر پر سلام
ہے قنوت آخر کی رکعت میں وجوب واجبوں میں جو بیاں گذرا ہے خوب
ہے جماعت فرض کی سنت مدام مومنوں اوپر مؤکد خاص و عام
فرض کا پڑھنا اکیلا نیں ثواب ہے جماعت کی بزرگی بے حساب

ترتیب نماز تراویح یہ ہے کہ عشاء کی فرض اور سنت کے بعد وتر کو باقی رکھ کر یہ الفاظ کہنا

اَلصَّلٰوۃُ سُنَّۃُ التَّرَاوِیحِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

۱ مؤکدہ یعنی تاکید کی گئی، ۲ قبل یعنی آگے

بعد کھڑے ہوکر یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ التَّرَاوِیْحِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو رکعت ادا کرے ہر ہر شخص کو تسبیح ایک بار پڑھنا چاہئے یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَیْنَا رَبَّنَا بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ . یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ . فَضْلٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ نِعْمَۃٌ . وَمَغْفِرَۃٌ وَّ رَحْمَۃٌ . لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر کھڑا رہ کر اور دو رکعت نماز پڑھے یہ چار رکعت کا ایک ترویحہ ہوا بعدہٗ بیٹھ کر یہ تسبیح تین بار پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ وَالرَّحْمَۃَ وَالرُّءْ یَۃَ وَمَا فِیْھَا. وَ نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِیَا خَالِقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا رَحِیْمُ یَا بَارُّ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا واغْفِرْلَنَا جَمِیْعًا بِکَرَمِکَ یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا بِحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط بعد مناجات کے درود پڑھنا الْبَدْرُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ . لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اسی دستور سے دوگانے اور پانچ ترویحہ ادا کرنا اور ہر دوگانے پر یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفِ آخر تک پڑھنا اور ہر ترویحہ پر ایک ایک تسبیح تین تین بار پڑھ کر مناجات مانگنا دوسرے ترویحہ پر تسبیح مذکورہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ...... تین بار پڑھ کر دعا مانگے بعد مناجات یہ پڑھے خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِالصِّدْقِ وَالتَّحْقِیْقِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدُنَا اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ تیسرے ترویحہ پر یہ تسبیح تین بار

پڑنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعدمناجات کے یہ دعا پڑھنا مُزَیِّنِ الْمَسْجِدِ وَالْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ چوتھے ترویحہ پر یہ تسبیح تین بار پڑھنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ. بعد مناجات کے یہ کہنا جَامِعُ الْقُرْآنِ کَامِلُ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ سَیِّدُنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پانچویں ترویحہ پر یہ تسبیح تین بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُالْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کَشَّافُ الْکُرُوْبِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ بعدمناجات کے یہ پڑھنا اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبِ مَظْھَرُ الْعَجَآئِبِ وَالْغَرَائِبِ اِمَامُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ سَیِّدُنَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ بعدختم تراویح کے یہ دعا پڑھ کر وتر گذارنا اَلْوِتْرُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ بعدوتر کے یہ تسبیح تین بار پڑھنا سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْبَھَآءِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِی لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلآئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اس کے بعد دعا مانگنا۔ وتر کی نیت نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃَ وِتْرِ ھٰذِہِ اللَّیْلِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَالْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(۲۶) بیان سجدہ سہو[۱]

پانچ شئے ہیں جن سے سجدہ سہو آئے　　رُکن جب تقدیم یا تاخیر پائے
یعنی رکن آگے کا وہ پیچھے کرے　　یا جو ہو پیچھے تو وہ آگے کرے
رُکن بھولے سے ادا کرنا دو بار　　دو رکوع یا تین سجدے یا چہار
یا کرے دوبار واجب کو ادا　　یا کرے ترک اس کو از راہِ خطا
سب کا حاصل ترک واجب ہے اگر　　خوب سمجھیں دل میں اپنے غور کر
قعدہ آخر میں کہہ کر یک سلام　　پھر کرے دو سہو کے سجدے تمام
بعد پھر سارا تشہد کر ادا　　دو سلام از صدق[۲] دل لاوے بجا
مقتدی[۳] کو سہو جو آوے تمام　　سہو اس کا سُب اُٹھا لے وے تمام

(۲۷) بیان سجدہ تلاوت

سجدہ واجب ہے تلاوت کا یقیں　　خود پڑھے یا اس کو سن لیوے کہیں
ہیں ادا کے وقت دو تکبیر ساتھ　　نیں سلام اور نہ اٹھانا دونوں ہاتھ
ایک بیٹھک میں پڑھے کئی بار اگر　　ایک سجدہ بس ہے اے صاحب ہنر
چودہ ہیں قرآں میں سجدے آشکار　　سورتوں کو ان کے کر لیجے شمار[۴]
سورۂ اعراف[۱] و رعد[۲] اے خوش نہاد　　نحل[۳] و اسریٰ[۴] کھیعص[۵]
حجّ[۶] و فرقاں[۷] نمل[۸] وسجدہ[۹] صاد[۱۰] حق　　فصلت[۱۱] والنجم[۱۲] وانشقت[۱۳] علق[۱۴]

---

[۱] سہو یعنی بھول　[۲] صدق یعنی سچائی　[۳] مقتدی یعنی امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا　[۴] شمار یعنی گنتی،

(۲۸) بیان نماز قصر[۱]

ہیں سفر اندر نمازیں تین قصر
چار رکعت کی عشاء اور ظہر و عصر

تین شرطیں قصر کی سن سرسری
تین دن کی راہ خشکی یا تری[۲]

نا دکھیں بستی کے جو گھر ہیں تمام
اور نہ ہووے کوئی مقیم اس کا امام

جان دو شئے ہیں اقامت کا سبب
پہلے کوئی اپنے وطن میں آئے جب

یا ارادہ پندرہ دن رہنے کا ہوئے
شہر میں یا گاؤں میں اے نیک خوئے

جو رکھے ہر روز قصد چل چلاؤ
گرچہ رہوے برسوں قصر اس کو پڑھاؤ

(۲۹) بیان مسائل نماز جمعہ

چھ شرائط ہیں وجوب[۳] جمعہ کے
عقل ہو اور شہر کے اندر رہے

نا کسی کا ہو غلام اور نا دُکھی
مرد بالغ آنکھ ثابت پاؤں بھی

سات شرطیں ہیں جو ہو جمعہ ادا
شہر ہو یا آس پاس اس کے فنا

بادشہ یا نائب اس کا کوئی فرد[۴]
ظہر کا وقت اور جماعت چار مرد

جمعہ کا خطبہ کرے اول ادا
ہووے اذن[۵] عام دروازہ کُھلا

جب خطیب آبیٹھے منبر پر وہاں
اس کے آگے دوسری کہنا اذاں

ہو کھڑا منبر پہ دو خطبے پڑھے
بیچ میں دونوں کے اک جلسہ[۶] کرے

جب کہ خطبہ پڑھ چکے وہ نیک ذات
کوئی مقیم اُٹھ بولے قد قامت الصلوٰۃ

فرض ہیں جمعہ کی دو رکعت تمام
جہر پڑھنا اس میں واجب ہے مدام

---

۱ قصر یعنی چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھنا ۲ موجودہ دور کے لحاظ سے بہتر کیلومیٹر سے زیادہ کا سفر
۳ وجوب یعنی واجب ہونا، ۴ فرد یعنی آدمی، ۵ اذن یعنی اجازت، ۶ جلسہ یعنی بیٹھنا خطبہ کے درمیان

(۳۰) بیان نماز عیدین

عید کی واجب ہے دو رکعت نماز
عید اضحیٰ عید فطر اے دلنواز
اس کی شرطیں جمعہ کی ہیں سربسر
خطبہ ہے بعد از نماز اس کا مگر
جب شروع تکبیر اولی کو کرے
باندھ ہاتھوں کو ثنا ساری پڑھے
کان تک پھر ہاتھ اُٹھا کر تین بار
تین تکبیریں کہیں با انکسار[۱]
جب دوئم رکعت میں سورہ پڑھ چکا
تین تکبیریں کہے پھر ہاتھ اُٹھا
اور جو ہے مسنون[۲] روزِ عید فطر
خوب کپڑے اور لگانا ان کو عطر
کچھ تناول[۳] بھی کرے قبل از صلوۃ
گر غنی ہے فطر کی دیوے زکوۃ
عید اضحیٰ کی نماز اے پرہنر
فطر کے مانند ہے سب سربسر
لیک کھانا روز اضحیٰ میں بھلا
جب تلک ہووے نماز اس کی ادا
راہ میں تکبیر کہنا با وقار
فطر میں آہستہ اضحیٰ میں پکار

یہ نیت نماز عیدالفطر کی ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ رَکْعَتَیْنِ مَعَ سِتَّۃِ تَکْبِیْرَاتٍ عِیْدِ الْفِطَر ۔ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَر ُ اور ترکیب اس کی یہ ہے کہ پہلے نیت کر کے تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیوے اور ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھے پھر دوسری مرتبہ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھاوے اور چھوڑ دے پھر تیسری بار اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا ئے اور چھوڑ دے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور قرأت پڑھے پھر رکوع وسجدہ ادا کر کے جب دوسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو تو ہاتھ باندھ کر پہلے قرأت پڑھے اور پھر

۱ انکسار یعنی عاجزی، ۲ مسنون یعنی سنت کیا گیا ۳ تناول یعنی کھانا

(۳۱) بیان تکبیرات ایام تشریق

اور نماز فجر سے عرفے کے روز　　تیرھویں کے عصر تک اے دلفروز
بعد فرضوں کے جماعت ہو اگر　　بولنا تکبیر واجب یاد کر

(۳۲) بیان نماز کسوف[۱] وخسوف

جب گہن سورج کا ہو یا چاند کا　　تب نفل دو رکعتیں کرنا ادا
چاند میں تنہا پڑھیں اک ایک سب　　اور سورج میں جماعت مستحب
سر پڑھاوے اس کو جمعہ کا امام　　گر نہ ہو تنہا پڑھیں سب خاص و عام
اس میں خطبہ اور اذاں دستور نیں　　بولنا قامت کا بھی مامور[۲] نیں
اس میں پڑھنا ہے قرأت[۳] کا راز　　اور دعا کا مانگنا بعد از نماز

(۳۳) بیان نماز جنازہ وغیرہ

چار تکبیریں جنازے کی نماز　　سب پہ ہے فرض کفایہ[۴] سن یہ راز
بول کر تکبیر اولی کو ثنا　　ہاتھ دونوں باندھ کر کرنا ادا
دوسری تکبیر کو کہہ کر شتاب[۵]　　بھیجے حضرت پر درود باصواب[۶]

پہلی رکعت کی طرح تین تین بار تکبیر کہیں اور تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے اور سجدہ اور قعدہ وغیرہ ادا کر کے نماز تمام کرے بعد نماز ازاں امام دو خطبے پڑھے اور سب مقتدی چپکے سے سنیں اور عید کے روز یہ تکبیرات بہت پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اور یہ نیت نماز عید الاضحیٰ کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ مَعَ سِتَّةِ تَکْبِیْرَاتٍ لِصَلٰوةَ عِیْدِ الْاَضْحٰی. اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ . اَللّٰہُ اَکْبَر اور یہ نماز بھی عید الفطر کی نماز کی طرح ہے۔

[۱] کسوف وخسوف یعنی چاند سورج گرہن یا گہن [۲] مامور یعنی حکم کیا گیا [۳] قرأت یعنی پڑھنا ،
[۴] فرض کفایہ وہ ہے کہ چند کے ادا کرنے سے سب کے سر سے ادا ہو جائے۔ [۵] شتاب یعنی جلدی [۶] درستی کے ساتھ

تیسری تکبیر کہہ مانگے دعا بخش اس کو اور ہم کو اے خدا
ہوچکے تکبیر چوتھی جب تمام سیدھے اور بائیں طرف بولے سلام
ہاتھ اٹھیں تکبیر اولیٰ میں فقط اور سب میں ہاتھ اٹھانا ہے غلط

یہ نیت مردے کی نماز کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اُوَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ اَرْبَعَ مَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ فَرَضَ الْکِفَایَۃِ . اَلثَّنَآءُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَالدُّعَآءُ لِلْمَیِّتِ . اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پہلی تکبیر میں پڑھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اور دوسری تکبیر میں درود ابراہیم جو نماز میں پڑھتے ہیں پڑھیں اور تیسری تکبیر میں یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَحُرِّنَا وَ عَبْدِنَا . اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ لھَاوَارْحَمْہُ ھَا وَ عَافِہٖ ھَافَاعْفُ عَنْہُ ھَا اور لڑکے کے جنازے پر بجائے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّا جْعَلْہُ لَنَا اَجْرًاوَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَا فِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور آخر تکبیر میں یہ دعا پڑھ کر سلام پھیر اوے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ قبر میں مردے کو رکھتے وقت پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلیٰ مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور تین تین بار ہاتھوں سے مٹی ڈالیں پہلی دفعہ مٹی ڈالتے وقت مِنْھَا خَلَقْنَا کُمْ اور دوسری بار وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْریٰ پڑھے اور یہ قبر پر مہر کرتے وقت سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَأْوٰہُ وَ مَثْوٰہُ اور یہ تعزیت کے وقت پڑھے اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَاکَ وَغَفَرَلِمَیِّتِکَ

(۳۴) بیان مسائل زکوٰۃ

ہے زکوٰۃ اسلام کا رُکن سُتُم
فرض ہونا اس کا سُن لو مجھ سے تم

سات شرطیں ہیں نہیں اس میں دروغ
عقل آزادی و اسلام و بلوغ

ہووے دیتے وقت مالک مال کا
اور گذرنا مال پر اک سال کا

بھی رہے قائم برس دن تک نصاب[1]
خرچ میں گھر کے نہ ہو اس کا حساب

کون سی چیزوں میں واجب ہے زکوٰۃ
یاد رکھنا اس کو ہے سننے کی بات

اُونٹ گھوڑا گائے بکری کھیت ہے
سونا روپا زیور اشرفیاں روپۓ

ایک بکری دیوے جب ہوں اونٹ پانچ
دور اس سے حق رکھے دوزخ کی آنچ

اونٹ جب پچیس ہوویں اس کے گھر
ایک اونٹ اس میں سے دیوے سال پر

تیس یا چالیس ہوویں بھینس گائے
ایک دیوے اور سب گن گن چکائے

بکریاں چالیس جب ہوویں تمام
ایک بکری سال پر دیوے مدام

جب کہ پہنچے ایک سو اکیس تک
دیوے تب دو بکریاں بے شبہ و شک

ہوویں دو سو تین دیوے مرد نیک
جب کہ ہوویں چار سو ہر سو کو ایک

ایک دینار ایک گھوڑے کی زکوٰۃ
دیوے تب پاوے قیامت میں نجات

چار پائے جب چرائی میں چریں
تب زکوٰۃ ان کی ادا مالک کریں

اور اگر چارہ کھلادیں مول کا
کچھ زکوٰۃ ان پر نہیں کرنا ادا

جب ہو سونا بیس مثقال اے امیں
آدھا مثقال اس سے دینا ہے یقیں

ہووے جب دو سو درم روپا نصاب
پانچ درہم دیوے سب کرکر حساب

چار ماشے تین رتی ہے درم
بعضے بولے چار کچھ اوپر نہ کم

وزن کو مثقال کے سب یوں کہیں
دس درم کے سات حصہ تول لیں

ہے یہی تاتارخانی میں لکھا
اور فتوی ہے جو عالم گیر کا

ہے یہ سارا فقہ کا وزن و شمار
کچھ طبابت[2] کا نہیں یاں اعتبار

---

[1] نصاب یعنی اتنا مال جس پر زکوۃ واجب ہے [2] طبی وزن سے حکیموں کی دواؤں کے وزن کا اعتبار نہیں یعنی دوسو بکریوں تک دو بکری زکوۃ میں دیں اوراس سے زیادہ یعنی دوسوایک بکری پر تین چارسوتک اور چارسومیں چاراور پھر ہرسومیں ایک بکری زکوۃ کی بڑھے گی۔

جس زمیں میں کھیت ہو برسات سے ‏ یا نہر کوئی باند لادے ہات سے
دسواں حصہ ہے زکوٰۃ اس کھیت میں ‏ کھیت ہوں یا ہوں خزینے ریت میں
اور جو پانی ڈول سے یا موٹ سے ‏ دیوے تب ہے بیسواں حصہ اسے
گھانس اور لکڑی جو کوئی جنگل سے لائے ‏ اس میں کچھ نیں ہے زکوٰۃ اے نیک رائے
وقت دینے کے نیت اندر زکوۃ ‏ دل سے واجب ہے زباں کی نیں ہے بات
ہیں مصارف[1] سات شخص اے مقتدا ‏ جن کو دینا ہے زکوٰۃ فرض کا
وہ ہے مسکین و فقیر و باوقار ‏ اور مکاتب[2] اور کسی کا قرض دار
اور زکوٰۃ اوپر جو لینے واسطے ‏ پادشہ اس کے تئیں عامل کرے
اور غازی[3] ہے براہِ ذوالجلال ‏ اور مسافر جس کے پاس اب نیں ہے مال
کس کو کہتے ہیں مکاتب اے عزیز ‏ گر خریدے کوئی غلام اور کنیز
اس کے تیں بولے اگر اتنے روپئے ‏ مجھ کو لادے دے تو تو آزاد ہے

(۳۵) بیان صدقہ فطر

صدقہ عید فطر کا واجب اسے ‏ جو کہ ہو آزاد اور پونجی رکھے
جو کھجوریں ایک صاع[4] اے خوش نفس ‏ گر گیہوں ہووے تو آدھی صاع بس
یہ عرب میں ہے سنو یاں کے کہوں ‏ ہے وہ سب دو سیر پاؤ اور گیہوں

(۳٦) بیان مسائل روزہ

چار ہیں روزے کے ارکان اے شجاع[5] ‏ کرنا نیت اور نہ کرنا جماع
بھی نہ کھانا اور نہ پینا بیش و کم ‏ رُکن ہیں یہ چار اے ثابت قدم
جو کہ قاضی ہووے یا فتوی کہے ‏ نفل روزہ شک کے دن بہتر اسے

---

[1] جگہ صرف کرنے کی یعنی مال زکوۃ کے حق دار [2] یعنی وہ غلام کہ اپنے مالک کی رضا سے اپنی قیمت کو اپنی مزدوری سے ادا کرے
[3] غازی یعنی راہ خدا میں لڑنے والا [4] ساع وہ مقدار کہ ۲۳۴ تولے کا ہو [5] شجاع یعنی دلیر

فرض روزہ رکھ کے کھاوے یا پیئے　　یا کرے عورت سے صحبت دن دیئے
ہے خطا ہے گی خطا ہے گی خطا　　فرض کفارہ ہے اس پر اور قضا
ہے کنیز[1] آزاد کرنا یا غلام　　ہو مسلماں اور بے نقصاں تمام
گر نہ پاوے کوئی غلام ایسی صفت　　ساٹھ روزے اس پہ ہیں لگتا لگت
اور جو روزے رکھنے کی طاقت نہ پائے　　پیٹ بھر کر ساٹھ مسکیں[2] کو کھلائیے
گر لیا روزے میں بوسہ بوالفضول　　یا کیا احمق نے حیواں سے دخول[3]
اور منی نکلے قضا آئی نری　　اور یہی صورت جو کھاوے کنکری
کچھ چنے سے کم رہا تھا دانت میں　　روزہ نیں جاتا جب اُترا آنت میں
روزہ میں مکروہ[4] ہے بوسہ اگر　　اُس سے کچھ انزال[5] کا ہووے خطر
چابنا کچھ چیز یا چکھنا نمک　　یہ بھی سب مکروہ ہے بے شبہ و شک
اور جو بچہ چاب دینے بن نہ کھائے　　اس کی خاطر چابے تا ایذا نہ پائے
جو بڑھاپے سے نہ روزہ رکھ سکے　　ہے گیہوں دینا سوا دو سیر اسے
جب کہ طاقت آئے کرلے وے قضا　　لَا یُکَلِّفُ[6] نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا
حاملہ عورت اگر روزے کو کھائے　　یا جو عورت دودھ بچے کو پلائے
یا مسافر کھاوے یا بیمار بھی　　فرض ان سب پر قضا آئے نری

اور یہ نیت روزے رمضان کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا عَنْ اَدَآءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی اور یہ روزہ کھولتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ صَوْمَ الْغَدِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

[1] کنیز یعنی لونڈی [2] مسکین یعنی غریب [3] دخول یعنی جماع کرنا [4] یعنی کراہت کیا گیا [5] انزال یعنی منی کا نکلنا
[6] یعنی ہر نفس کو صرف اس کی طاقت کے موافق پابند کیا گیا ہے

(۳۷) بیان مسائل حج

فرض ساری عمر میں حج ایک بار — اس کی شرطیں نو ہیں سن اے حج گذار
بالغ[1] اور عاقل مسلمانی ضرور — ہووے آزاد اور ہو آنکھوں میں نور
بھی سواری اور توشہ راہ کا — ڈر نہ ہووے راہ میں بد خواہ کا
اور جو عورت جائے کوئی بیت العتیق[2] — ہووے خاوند اس کا یا محرم رفیق
فرض حج کے تین ہیں دل سے سنو — باندھنا احرام کا اول گنو
دوسرا عرفات[3] پر رہنا کھڑا — اور طواف کعبۃ اللہ تیسرا
پانچ واجب حج کے سنیو بات کو — پہلے مزدلفہ[4] میں رہنا رات کو
مارنا جمروں[5] کو کنکر شوق سے — دوڑنا مروہ[6] صفا میں ذوق سے
قصر[7] کرنا یا منڈانا سر کو صاف — وقت پھرنے کے ہے رخصت کا طواف
اس سوا سنت ہیں اور ہیں مستحب — اس کو لکھتے ہیں بڑی جلدوں میں سب
ہے جو کچھ احرام باندھے پر حرام — سُن بیاں اس کا کہ بہتر ہے کلام
وہ وطی[8] کرنا ہے اور جھگڑا لڑائی — جھوٹ غیبت گالی اور تہمت برائی
اور نہ کرنا کوئی خشکی کا شکار — بال سر کے اور بدن کے مت اُتار
بھی نہ دھو خطمی[9] سے داڑی اور سر — ناخن اور مونچھیں بڑھیں تو مت کتر
مت پہن موزوں کو مت پگڑی لپیٹ — سب سِئے کپڑوں کو تہ کر کے سمیٹ
اور خوشبو بھی لگانا ہے حرام — ہو چکے احکام یہ حج کے تمام

---

۱ بالغ سن یعنی تمیز کا پہنچا ہوا ۲ بیت العتیق یعنی کعبہ ۳ عرفات پہاڑ کا نام ہے جہاں حج ہوتا ہے
۴ مزدلفہ ایک مقام ہے مکہ مکرمہ میں ۵ جمروں جہاں حاجی لوگ کنکر مارتے ہیں ۶ صفا و مروا دو پہاڑوں کا نام ہے مکہ میں
۷ قصر یعنی سر کے بال کتروانا ۸ وطی یعنی جماع کرنا ۹ خطمی یعنی گل خیرو

(۳۸) بیان مسائل قربانی

جو کہ صاحب مال ہووے اور مقیم — اس پہ قربانی ہے اے عبد الرحیم[1]
ایک بکری اس پہ واجب ہر برس — بھیڑ دنبے کا یہی ہے حکم بس
اونٹ ہو یا گائے ہو اے دلنواز — ایک سے ہے سات شخصوں کا جواز[2]
آدھی دم اور نہ کٹا ہو آدھا کان — نا بہت دبلی کہ چمڑا استخواں[3]
کانی اور لنگڑی کا کرنا نیں ذرا — اور خصی بے سینگ ہے کرنا روا
ذبح کرنا عید کی پڑھ کر نماز — اور بعد از عید دو دن تک جواز
آپ کھاوے اور دے درویش کو — آشناؤ اقرباؤ خویش کو
اور جو رکھ چھوڑے سکھا کر کچھ کباب — وہ بھی جائز ہے ہوئی پوری کتاب
ختم پر گذرے تھے جو ہجرت سے سال — ہندی یہ کشف الخلاصہ سے نکال

یہ نیت قربانی کی ہے نَوَیْتُ اَنْ اُضَحِيّ لِلّٰہِ تَعَالیٰ. اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنکَ وَ اِلَیْکَ فتقبَّلْ مِنّی بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّم اور اگر کوئی دوسرا شخص ذبح کرے تو بعد لفظ فتقبَّل کے مِنْ مُؤَکِّلِی بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر اور اگر عورت وکالت دیوے تو مِنْ مُؤَکِّلَتِی بولے اور اگر دو شخصوں کا وکیل ہے تو مِنْ مُوَکِّلَیْنِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور درود پڑھے۔ یہ نیت گائے بھینس وغیرہ کی ہے وَنَوَیْتُ اَنْ اَذْبَحَ ھٰذَا الْبَقَرَ یا ھٰذَا الْجَمَلَ یا ھٰذَا الْجَامُوْسَ یا ھٰذَا الْغَنَمَ یا ھٰذِہِ الدُّجَاجَۃَ یا ھٰذِہِ الظَّبِیَّۃَ یا ھٰذِہِ الطَّیْرَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ دَمٌ مَّسْفُوْحٌ وَّ یَصِیْرَ حَلَالًا طَیِّبًا بِسْمِ اللّٰہِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[1] عبدالرحیم یعنی بندہ اللہ کا [2] جواز یعنی جائز [3] استخواں یعنی ہڈی

خاتمہ کتاب

اس رسالے کی زباں تھی فارسی　　صاف اور پاکیزہ جیسی آرسی

اختصار[1] اس کا بیاں کوئی کرے　　جیسا کوئی دریا کو کوزے میں بھرے

تھا مصنف[2] اس کا مرد اہل دل　　دل بحق مشغول ظاہر آب و گل!

باوجود اس کے کہ تھا عالی مقام　　نام اپنا نیں لکھا وہ نیک نام

جبکہ وہ مرنے کے آگے مر گیا　　فیض اس کا اب تلک جاری رہا

سعی اس کی اے خدا مشکور[3] کر　　قبر اس کی نور سے معمور[4] کر

اس کے عصیاں[5] کی طرف مت کر نگاہ　　بخش اس کے سب گناہ اے بادشاہ

اس کو دریائے محبت میں ڈبو　　تجھ سوا سب نقش اس کے دل سے دھو

وقت مرنے کے بشارت[6] اس کو آئے　　تجھ سے راضی ہے تیرا مالک خدائے

جب کہ آویں قبر میں منکر نکیر[7]　　کر اسے تلقین اے ناصر[8] قدیر

جب قیامت میں اُٹھے وہ باوفا　　ہوں شفیع[9] اس کے محمد مصطفیٰ ﷺ

یا الٰہی ان پہ نازل کر درود　　جب تلک ہستی کا ہے بود و نمود

آل و اہل بیت و اصحاب اجمعین　　تابعین اور بعد تبع التابعین

بعد ازاں سب مومنات و مومنین　　استجب مولائے رب العالمین

ہے شجاع الدین حافظ کا کلام　　تم سنو اب اس خلاصہ کو تمام

---

۱ اختصار یعنی مختصر، ۲ مصنف یعنی کتاب بنانیوالا، ۳ مشکور یعنی شکر کیا گیا، ۴ معمور یعنی آباد، ۵ یعنی گناہ، ۶ بشارت یعنی خوشخبری،
۷ منکر نکیر دو فرشتوں کے نام ہیں۔ ۸ ناصر یعنی مدد کرنیوالا، ۹ شفیع یعنی شفاعت کرنیوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ألا ان أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

مخصر سیرت

قطب الہند غوثِ دکن حضرت الحافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری، چشتی نقشبندی ورفاعی

نام و نسب: آپکا اسم گرامی میر شجاع الدین حسین تخلص فقیر فرمایا کرتے تھے۔آپکا سلسلہ نسب ۲۸ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہ سے ملتا ہے۔آپکی ولادت ۱۱۹۱ھ میں برہان پور، مدھیا پردیش میں ہوئی۔

والدین و اجداد: آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سید کریم اللہ علیہ الرحمہ تھا،آپ نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ ناصر جنگ بہادر (میر فرخندہ علی خان ناصر الدولہ نظام الملک آصفجاہ رابع) نے آپ کو خطاب خانی و بہادر سے مخاطب کیا۔اور قطب الہند کے دادا کا اسم مبارک میر محمد دائم علیہ الرحمہ تھا۔زبردست عالم اور صاحب کمال بزرگ تھے۔مرزا بے دل علیہ الرحمہ سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔نواب آصف جاہ بہادر حضرت سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔اور حضرت کے فضائل وکمالات کی وجہ سے برہان پور کی قضاًت آپ کی ذمہ داری میں رکھدی تھی۔آپ کے نانا کا اسم مبارک حضرت خواجہ صدیق عرف غلام محی الدین علیہ الرحمہ تھا۔جامعہ مسجد برہان پور کی تولیت حضرت ہی کے تحت تھی۔عبادت گذار اور نہایت پرہیز گار بزرگانِ برہان پور میں آپکا شمار ہوتا تھا۔ آپکی اکیلوتی صاحبزادی حضرت عارفہ بیگم صاحبہ حضرت قطب الہند کی والدہ ماجدہ تھیں۔

تعلیم و تربیت: حضرت قطب الہند کی ابتدائی تعلیم وتربیت آپکے نانا حضرت خواجہ صدیق عرف غلام محی الدینؒ نے فرمائی۔آپ نے کم سنی میں قرآن مجید حفظ فرمایا۔صرف ونحو وغیرہ بھی آپنے اپنے نانا بزرگوار سے پڑھی اور ایک روایت کے مطابق حضرت شاہ ولی اللہؒ کی صحبت سے بھی استفادہ کیا۔ 17 سال کی عمر میں حجِ بیت اللہ وزیارتِ روضہ رسول اکرم ﷺ سے سرفراز ہوئے۔

بیعت وخلافت: حضرت قطب الہند کو بیعت وخلافت ۴ سلسلوں میں یعنی (قادری، چشتی، نقشبندی، رفاعی) حضرت تاج الفقراء تاج العلماء مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قبلہ قندھاری علیہ الرحمۃ والرضوان سے حاصل ہے جو حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول علیہ الرحمۃ والرضوان رحمت آباد شریف کے خلیفہ ہیں۔

حضرت قطب الہند نے ٦ مہینے تک پیر ومرشد کی خدمت میں رہکر اکتساب سلوک وریاضت وغیرہ کی۔اور بعد وصول اجازت وخلافت حیدرآباد دکن کو تشریف فرما ہوئے۔حیدرآباد دکن میں حضرت قطب الہند نے نواب عزت یارخانؒ صدر الصدور سے صحاح ستہ میں سندِ حدیث حاصل فرمائی۔

دکن میں قیام: حیدرآباد دکن کی جامع مسجد جو چار مینار کے دامن میں واقع ہے۔ اور جو چار مینار سے قبل کی تعمیر کردہ ہے وہ اس وقت غیرآباد ہو چکی تھی۔اور فیل خانہ میں تبدیل ہو چکی تھی۔حضرت قطب الہندؒ نے اس کو آباد فرمایا۔اور دکن میں پہلے مدرسہ حفظ قرآن کی بنیاد ڈالی۔اور مسجد کے مشرقی حصہ میں اپنی خانقاہ قائم فرمائی۔ جہاں میریدین ومعتقدین کے قیام وطعام وتربیت کا انتظام رکھا گیا تھا۔ وہ خانقاہ آج بھی موجود ہے حضرت قطب الہند کی تعلیمات سے متاثر ہوکر نواب ناصرالدولہ بہادر (میر فرخندہ علی خان ناصرالدولہ نظام الملک آصفجاہ رابع) نے اپنے فرمان کے ذریعہ جامع مسجد کا نام بدل کر جامع مسجد شجاعیہ کردیا اور اس مسجد کی تولیت حضرت قطب الہند کے خاندان کے تحت کردی۔

قطب الہندؒ کی تصانیف: حضرت نے مختلف زبانوں اور عنوانات کے تحت کثیر تصانیف تحریر فرمائی ہے۔جن میں مشہور یہ ہیں۔

(۱) جوھر النظام: عربی فقہ میں رسالہ کشف الخلاصہ اردو زبان میں جس طرح کے مفید ومقبول ہوا۔ویسا ہی یہ رسالہ عربی میں بلیغ ہے۔

(۲) کشف الخلاصہ: (اردو) یہ رسالہ فقہ میں سہل اور مقبول ہے جس میں (۳۸۳) اشعار ہیں۔

(۳) رسالہ علم القرأت: (اردو) حضرت قطب الہند کو تجوید میں بھی نہایت عبور حاصل تھا۔قواعد تجوید میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

(۴) رسالہ رؤیت: (فارسی) اس رسالہ میں آیات واحادیث سے رؤیت باری تعالی جو بروز محشر ہوگی مدلل طور پر ثابت فرمایا۔

(۵)**رسالہ فوائد جماعت:**(فارسی) یہ رسالہ جماعت کے فضائل میں مختصر ومفید ہے۔

(۶)**رسالہ جبر وقدر** : (فارسی) مسئلہ جبر وقدر جبکہ یہ ایک نازک مسئلہ ہے حضرت قطب الہند نے اس مسئلہ کو کمال عمدگی سے لکھا ہے ہر شخص کو تشفی ہوجاتی ہے۔

(۷)**رسالہ سماع:**(فارسی) اس رسالہ میں نادر روایتیں تفہیم سماع کے متعلق تحریر فرمائی ہے۔

(۸) **رسالہ احتلام** : (فارسی) اس رسالہ میں ایک شخص کے احتلام کے متعلق پوچھے ہوئے سوال کا جواب تحریر فرمایا۔

(۹) **رسالہ سلوک قادریہ ونقشبندیہ** : ان رسالوں میں سلوک قادریہ ونقشبندیہ ذکر واشغال کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

(۱۰)**مناجات ختم قرآن:** (منظوم) ان مناجات میں عربی کے اشعار میں قرآن مجید کے ہر ہر سورہ کو دعا کے لئے لایا گیا ہے۔اور قبولیت دعا میں نہایت پر اثر ہے (طبع ہو چکا ہے)۔

(۱۱) **خطبات عربی:** (منظوم وغیر منظوم) آپ کے تصانیف خطبوں کی ایک مستقل کتاب ہے جس میں کئی خطبے عبارات مضامینِ بلیغہ فصیحہ (زیر طبع) اس کے علاوہ غزلیات فارسی میں بھی آپ کا دیوان موجود ہے۔

حضرت کا وصال وتدفین: حضرت قطب الہند نے ۳/محرم ۱۲۶۵ھ کو وصال فرمایا اور آپکی تدفین آپکے نبیرہ وجانشین حضرت سید دائمؒ کے باغ واقع عیدی بازار میں عمل میں آئی۔اور آپکی مزار اقدس پر حضرت سید دائمؒ نے عالیشان گنبد تعمیر فرمائی۔

قطب الھندؒ کی اولاد: حضرت قطب الہند کو صرف ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہے۔

(۱) صاحبزادہ حضرت حافظ حاجی عبداللہ شاہ شہیدؒ تھے جو حضرت قطب الہند کی حینِ حیات میں شہادت پائی۔

(۲) صاحبزادی جو حضرت عبدالکریمؒ بدخشانی سے منسوب ہے۔

آپکے سجادگان: حضرت قطب الہندؒ کے وصال کے بعد (۱) آپ کے نبیرہ حضرت سید دائمؒ آپکی بارگاہ کے سجادہ نشین اول ہوئے اور آپ کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادے

(۲) حضرت سید عبداللہ شاہ ثانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادے

(۳) سید شاہ یٰسؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادے

(۴) حضرت سید شاہ غلام صمدانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادے

(۵) حضرت سید شاہ شجاع الدین ثانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادے

(۶) حضرت سید شاہ عبید اللہ قادری المعروف آصف پاشاہ

موجودہ جانشین ومتولی وذمہ دار تمام امور بارگاہ ومتعلقات متولی وجامع شجاعیہ چار مینار ہیں۔

حضرت قطب الھندؒ کے خلفاء:

(۱) حضرت حاجی حافظ سید عبد اللہ شاہ شہید فرزند قطب الہندؒ۔

(۲) حضرت سید دائمؒ نبیرہ قطب الہند۔ (۳) حضرت قائمؒ نبیرہ قطب الہند۔

(۴) حضرت عبد الکریمؒ بدخشانی (۵) حضرت بادشاہ حسینیؒ

(۵) حضرت خواجہ میاںؒ وغیرہ۔

نوٹ: (۱) ہر جمعرات بعد نماز عصر حلقہ ذکر ووعظ بمقام بارگاہِ شجاعیہ عیدی بازار میں منعقد ہوتا ہے۔

(۲) ہر اتوار بعد نمازِ ظہر حلقہ ذکر ودرسِ فقہ خانقاہِ شجاعیہ چار مینار میں منعقد ہوتا ہے۔

(۳) دار العلوم الشجاعیہ (واقع بارگاہِ شجاعیہ عیدی بازار) کے شعبہ حفظ میں داخلے جاری ہیں۔

اوقات صبح 8:30 تا 12:30 بجے دن۔

(۴) تعلیم بالغان: دار العلوم الشجاعیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد شجاعیہ چار مینار میں 10 بجے تا 11 بجے رات بلالحاظ عمر دینی تعلیم کا مفت انتظام کیا گیا ہے۔

عامۃ المسلمین اور وابستگان سلسلہ شرکت کے ذریعہ مستفید ہوں۔

جاری کردہ: مرکزی انجمن خادمین شجاعیہ آندھرا پردیش فون: 040-66171244

ملنے کے پتے

۱) خانقاہ شجاعیہ، نمبر ۲۲-۵-۳۵، واقع عقب جامع مسجد شجاعیہ چار مینار، حیدرآباد۔

۲) بارگاہ حضرت قطب الہند حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادریؒ

عیدی بازار، حیدرآباد۔ فون: 040-66171244